احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار - ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، ۳۰ - ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۳۰ - اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مرزا محمد یوسف نیّر صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مرزا محمد یوسف نیّر صاحب مربی سلسلہ ۲۹۔ اگست ۱۹۹۳ء کو دن کے ۱۰ بجے دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پاگئے۔ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۴۲ سال تھی۔ آپ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب استاذ الجامعۃ ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ مکرم یوسف نیر صاحب آج کل دفتر رشتہ ناطہ میں اسسٹنٹ انچارج رشتہ ناطہ تھے۔

مکرم یوسف نیر صاحب ۱۹۷۲ میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے اور اس طرح ۲۱ سال کا عرصہ خدمت دین میں گذارا اس دوران آپ نے کھاریاں، پتوکی، سانگلہ ہل بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ کو انجائنا کی تکلیف تھی۔ اور اس سے قبل ایک بار دل کا معمولی سا حملہ بھی ہوا تھا۔ آج صبح تین بجے آپ کو دل کا حملہ ہوا۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں ۱۰ بجے آپ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب کرام سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہاں یہ سچّی بات ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے تصرّفات بے حد و بے شمار ہیں۔ ان کی تعداد اور گنتی ناممکن ہے۔ انسان جس قدر زُہد اور مجاہدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور اس نسبت سے ان تصرّفات کا ایک رنگ اُس پر آتا جاتا ہے اور تصرّفات اللہ کی واقفیت کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔ اس اَمر کا بیان کر دینا بھی مناسب موقع معلوم ہوتا ہے کہ تصرّفات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک باعتبار مخلوق کے اور دوسرے باعتبار قُرب کے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۴)

خدمتِ خلق کے کام کو نمایاں کرو

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"تم خدمتِ خلق کے کام کو نمایاں کرو اور اپنے بجٹ کو ایسے طور پر بناؤ کہ وقت آنے پر کچھ حصّہ اس کا خدمتِ خلق کے کاموں میں صرف کیا جا سکے۔ قادیان میں یہ ہوتا تھا کہ زیادہ زور عمارتوں پر رہتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی عمارت بنانی ہی ہے تو پہلے اس کا ایک حصّہ بنا لیا جائے۔ کچھ کمرے بنائے جائیں۔ جماعت بڑھتی جائے گی تو چندہ بھی زیادہ آئے گا۔ اور اس سے عمارت آہستہ آہستہ مکمل کی جا سکے گی۔ پس اپنے بجٹ کا ایک حصّہ خدمتِ خلق کے لئے وقف رکھو۔ جیسے ہلالِ احمر اور ریڈ کراس کی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ اگر تم آہستہ آہستہ ایسے فنڈز جمع کرتے رہو تو ہنگامی طور پر یہ رقوم کام آجائیں گی۔ مثلاً بنگال میں سیلاب آیا تو جماعت کی طرف سے نہایت اچھا کام کیا گیا۔ لیکن چونکہ چندہ دیر سے جمع ہوا۔ اس لئے کام ابھی تک جاری ہے۔ جب چندہ مانگا گیا تھا۔ تو صرف مشرقی پاکستان کا نام لیا گیا تھا۔ پنجاب کا نام نہیں لیا گیا۔ تاکہ مزید چندہ مانگنے پر جماعت پر مالی بوجھ نہ پڑے۔ اگر اس قسم کی رقوم پہلے سے جمع ہوتیں تو جمع شدہ چندہ ہم مشرقی پاکستان پر خرچ کر دیتے اور ان رقوم میں سے ایک حصّہ پنجاب میں خرچ کر دیا جاتا۔

پس ہر سال بجٹ میں اس کے لئے بھی کچھ مارجن رکھ لیا جائے اور تھوڑی بہت رقم ضرور الگ رکھی جائے۔ وہ رقم ریزرو ہو گی جو قحط اور سیلاب وغیرہ کے مواقع پر صرف کی جائے گی۔ تم اس کا کوئی نام رکھ لو۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ اس طرح ہر سال کچھ رقم جمع ہوتی رہے جو کسی حادثہ کے پیش آنے یا کسی بڑی آفت کے وقت خدمتِ خلق کے کاموں پر خرچ کی جا سکے۔ جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں۔ فرض کرو وہاں کوئی ایسا زلزلہ آجائے جس قسم کا زلزلہ پچھلے دنوں آیا تھا اور اس کے نتیجہ میں دو تین ہزار آدمی مر گئے تھے تو ایسے مواقع پر اگر خدام الاحمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ کے واسطہ سے کچھ رقم وہاں بھیج دی جائے۔ تو خود بخود خدام الاحمدیہ کا نام لوگوں کے سامنے آجائے گا۔ اس قسم کی مدد سے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور طبائع کے اندر شکریہ کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ اگر اس قسم کے مصائب کے وقت کچھ رقم تار کے ذریعہ بطور مدد بھیج دی جائے۔ تو دوسرے دن ملک کے سب اخبارات میں مجلس کا نام چھپ جائے گا پچھلے طوفان میں ہی اگر خدام کے مختلف وفود بنائے جاتے اور تنظیم کے ذریعہ سے باہر کی مجالس سے آدمی منگوا لئے جاتے تو زیادہ سے زیادہ آدمی سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھیجے جا سکتے تھے۔ مثلاً سیلاب کا زیادہ زور ملتان۔ سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع میں تھا۔ اگر ان ضلعوں کی مجالس کو منظم کیا جاتا اور باقی مجالس سے مدد کے لئے مزید آدمی آجاتے تو اور انہیں بھی امدادی کاموں کے لئے مختلف جگہوں پر بھیجا جاتا تو پھر ان کا کام

باقی صفحہ ۸ پر

معلومات داخلہ

M.P.A و M.B.A

۱۔ پنجاب یونیورسٹی میں M.B.A کے ڈیپارٹمنٹ میں نشستوں کی تعداد تقریباً ۷۰ کے قریب ہے۔ داخلہ B.A - B.Sc - B.Com کے پاس شدہ طلبہ لے سکتے ہیں۔ داخلے بالعموم ستمبر میں ہوتے ہیں۔ داخلہ فارم شعبہ Business Adminstration سے مل سکتے ہیں۔

۲۔ پنجاب یونیورسٹی میں MPA داخلہ کے لئے طالب علم کا B.Com - B.Sc - B.A ہونا ضروری ہے۔

۳۔ وہ پرائیویٹ ادارے جو پرائیویٹ طور پر MBA کرواتے ہیں اور سال میں ایک سے زائد مرتبہ داخلہ کرتے ہیں۔ ان کے ایڈریس و معلومات شعبہ امور طلبہ معرفت ایوان محمود ربوہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

مہتمم امور طلبہ
مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۳۰ اگست ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے' فرماتے ہیں۔ ا۔ دعا کا اصول یہی ہے اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔

۲۔ بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

۳۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہیئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔

۴۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا تو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت رد ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔

۵۔ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو احکام الٰہی کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر احکام الٰہی کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکام الٰہی) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔

۶۔ مرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اس محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گذرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں۔

۷۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ہمیں نہ کالی گھٹا کا ڈر ہے' نہ خوف ہے دھوپ کی تپش کا
ہمیں یقیں ہے جو سر پہ چادر تنی ہوئی ہے تنی رہے گی
ہمارا دشمن ہماری رہ میں کھڑا رہے سدِّ راہ بن کر
تیرے کرم سے جو بات اب تک بنی ہوئی ہے بنی رہے گی

ابو الاقبال

خستہ خراب حال گو اور خراب ہو نہ ہو
جینے کی آرزو تو ہے جینے کی تاب ہو نہ ہو

ساقی وہ حال مست ہم ہیں کہ خمار کے لئے
مینا و جام ہی سہی، ان میں شراب ہو نہ ہو

غصہ بجا سہی مگر کس نے یہ اُن سے کہہ دیا
چیں بہ جبیں رہو کوئی زیرِ عتاب ہو نہ ہو

کچھ تو سنیں گے اُن سے ہم، کچھ تو کہیں گے اُن سے ہم
اُن کے سوال کا جواب دیں گے جواب ہو نہ ہو

واعظِ تلخ گو کی بھی سعیٔ بلیغ ہے یہی
اس کے خطاب کو سنو لبِّ لباب ہو نہ ہو

وسعتِ رحمتِ تمام! اس پہ بھی غور کر ذرا
فکرِ عذاب کیوں کریں، فکرِ ثواب ہو نہ ہو

مجھ کو یہاں بھی جو دیا وہ بھی تو بے حساب تھا
حشر کے روز بھی مِرا شائد حساب ہو نہ ہو

شب کسی بے نوا کی چیخ چیر گئی سکوتِ شب
دل نے کہا، ہے شاعرِ خانہ خراب ہو نہ ہو

عبد المنان ناہید

"خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے والے اموال کا تزکیہ نفس کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ جو شخص بھی خالص تقویٰ اور خلوص دل کے ساتھ کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ اس کا ایک بہت ہی بڑا فائدہ اس کی ذات کو یہ پہنچتا ہے کہ اس کے اندر تزکیہ کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

کئی لوگ حیران ہوں گے کہ ہم نے کئی دفعہ دعا پڑھی مگر اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جو بتایا گیا ہے ان کے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ لوگ اس دعا کو صحیح طور پر نہیں پڑھتے صرف ٹونے کے طور پر پڑھتے ہیں دوسرے سب گناہوں کا اس دعا سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لئے ہے۔ ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج (دین حق) نے یہ کیا ہے کہ بچپن کی تربیت کا زمانہ (—) وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو (—) یہ فرماتے جب بچہ رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت ضروری قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرما دیا کہ جب بچہ پیدا ہو (—) اس سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچے کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے (—) کے علاوہ بھی بچوں کو بچپن سے ہی آداب سکھانے کا حکم دیا ہے اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے (—) کھانا کھاتے وقت آپ نے ان سے فرمایا کہ دائیں سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ (—) ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ اردگرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی بات کہہ دیتے ہیں۔ جن سے ان کا مقصد بچے کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے (—) غرض بچوں کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بتاتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ فرمایا۔ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے (—) یا ہندو بناتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کرکے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اسکے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچے میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہیں سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بچے کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے۔ لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے۔ تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کانوں میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی۔ اور وہ بد ہو جائے گا۔

حضور کے یہ ارشادات مصباح مئی ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

قناعت سے ایک طرف صبر کا پہرہ ہے جو شرک سے انسان کو بچاتا ہے تو دوسری طرف توکل علی اللہ کے مضمون ہیں جو توحید خالص کو توحید کامل عطا کرتا ہے جو حالت توکل علی اللہ کے نتیجہ میں عطا ہوتی ہے وہ بہت ہی عظیم الشان حالت ہے۔ وہ محض صبر سے عطا نہیں ہوا کرتی۔ حضور نے خوف حرص، نقص اموال، نقص جان، آرزوؤں کے مقابل پر صبر کی مزاحمت اور نتائج کے انتظار میں صبر کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

کہ اگر خوف غالب آجائے اور صبر نہ رہے تو جو بھی انسان حرکت کرے گا وہ نقصان والی حرکت ہو سکتی ہے لیکن اگر خوف سے للہ صبر کرے تو اس وقت اسکو ایک قسم کی طمانیت نصیب ہوتی ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے اس وقت اگر کوئی اس خوف سے بچا سکتا ہے تو خدا بچا سکتا ہے اور تب وہ خوف غیر اللہ کا نہیں رہتا۔ بلکہ خدا کا خوف بن جاتا ہے۔ یہ مضمون خوف کے وقت للہ صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اگر آپ اللہ کی خاطر خوف سے صبر کرتے ہیں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ یہ خوف غالب آجائے تو میں کچھ نہیں کر سکتا مگر میں اللہ کی خاطر اس خوف کو اپنے نفس پر اپنی روح پر غالب نہیں آنے دوں گا۔ کیونکہ خدا کے سوا میں کسی سے مرعوب ہونے والی چیز نہیں اس حالت میں نہ نیکی کرنے کی اور نہ بدی سے بچنے کی طاقت کا مضمون آپ کے ضمیر کے اندر روشنی بن کر ابھرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ پھر یقیناً اللہ صبر کرنے والے کے ساتھ ہے کا وعدہ پورا ہوتے دیکھیں گے۔ فرمایا ہر نقصان انسان کو یا انکسار سکھاتا ہے یا اس کے اندر نظم وضبط کی جتنی طاقتیں ہیں ان کو توڑ کر فنا کر سکتا ہے۔ اگر نقصان انسان کو انکسار سکھاتا ہے تو یہ انکسار انسان کو خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر اسکی ضبط و تحمل کی طاقتوں کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیتا ہے تو سوائے بربادی کے کچھ بھی پیچھے نہیں چھوڑتا۔ کلام اللہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اپنے ظاہری نقصان کو اپنے اندرونی نقصان میں تبدیل نہ ہونے دو۔ اور یہی صبر للہ کا مطلب ہے۔ صبر للہ میں چونکہ اللہ ہی کا مضمون ہے۔ اس لئے خدا کے سوا کوئی اور خیال اس کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ انسان کی طرف بھاگنے کی بجائے اس کا دل خدا کی طرف بھاگے گا اور خدا سے تعلق قائم ہو جائے گا اگر یہ نہ ہو تو پھر ساری زندگی اسکی عذاب میں گذرے گی۔ جب صبر ٹوٹتا ہے تو توحید ٹوٹ جاتی ہے۔ خدا سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے اس لئے خدا کی طرف دوڑو کا مطلب یہ ہے کہ ہر نقصان کے وقت خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو۔ اگر تم خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہیں ملنے والا صبر تمہاری حفاظت کرے گا۔ ورنہ کوئی بھی پاک تبدیلی تم پیدا نہیں کر سکتے۔

انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوئی ہے۔ صبح سے شام تک یا تو امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آرہی ہیں اس لئے خوف و رجا کی تمام حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ نے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے۔ خدا کی پناہ میں آنا ہے تو روزانہ کی زندگی میں ہر روز یہ مشق کریں۔ خدا کے پیار کے نتیجہ میں خدا کی طرف دوڑنے کی عادت ڈالیں۔ یہی آپ کی پناہ گاہیں ہیں۔ پس جماعت کو اس مضمون کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ قناعت کا مضمون نصیب ہوتا ہے اور قناعت کے نتیجہ میں عظیم الشان ترقیات عطا ہوتی ہیں۔ اگر قناعت نہیں تو پھر صبر کی عادت ڈالیں اگر صبر نہیں ہے تو پھر خدائے واحد کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق قائم

باقی کالم ۳ پر

بقیہ کالم ۴

نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو صحیح معنوں میں اسکی توفیق بخشے۔ ہمیشہ وہ خدا کی پناہ میں رہے اور خدا کی پناہ میں دوڑنے کی عادت ڈالے اگر آپ ایسے بن جائیں اور اس حالت میں آپ اگلی صدی میں داخل ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی قسم آپ خدا کی پناہ گاہیں بن جائیں گے۔ تمام زمانہ خدا کو ڈھونڈنے کے لئے آپ کی طرف دوڑے گا۔ اور آپ کی پناہ گاہیں دنیا کو ہر قسم کے شیطانی خطرات سے نجات بخشیں گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ اگلی صدی خدا کی صدی ہو اور خدا کی پناہ گاہوں کی صدی ہو۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق - ایڈووکیٹ - لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ بازی

مقدمہ بازی کا عام مطلب تو یہ ہے کہ جیسے کسی شخص کو عدالتوں میں کیس کرنے کا شوق ہو۔ اگرچہ مقدمات میں الجھنے سے عام لوگ باز رہتے ہیں تاہم کبھی کبھار انسان کو مقدمات سے مجبوراً دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مقدمات کے طریق کار سے عام لوگ واقف نہیں ہوتے اس لئے جونہی کسی مقدمہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں کہ اب کیا ہوگا ادھر ادھر مشورے شروع ہو جاتے ہیں کبھی تو انسان صحیح قدم اٹھاتا ہے مگر کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ انسان لٹتے چلے جاتے ہیں۔ سادہ لوح لوگوں کو نہ قانون کا علم ہوتا ہے نہ عدالتی کارروائی کا۔ میرے خیال میں ہر انسان کو اس بارہ میں ضروری معلومات کا علم ہونا بڑا ضروری ہے۔ بعض اوقات انسان کو مقدمہ کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات اس کو مقدمہ میں الجھا دیا جاتا ہے۔

عام طور پر دو قسم کے مقدمات ہوتے ہیں۔ سول مقدمات اور فوجداری مقدمات۔ سول مقدمات سول عدالتیں سنتی ہیں جبکہ فوجداری مقدمات فوجداری عدالتیں سنتی ہیں۔ سول مقدمات میں لین دین کا معاملہ حقوق کا معاملہ۔ فیملی کیس وغیرہ وغیرہ آتے ہیں جبکہ فوجداری مقدمات مار کٹائی قتل چوری وغیرہ ہوتے ہیں۔ سول عدالتوں میں سول جج ڈسٹرکٹ جج' عدالت عالیہ و سپریم کورٹ۔ فوجداری عدالتوں میں مجسٹریٹ' سیشن جج' عدالت عالیہ اور سپریم کورٹ۔ کیس سننے کے حساب سے ڈسٹرکٹ جج اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج میں کوئی فرق نہیں ہوتا اسی طرح کیس سننے کے حساب سے سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج میں فرق نہیں ہوتا۔ تاہم سول جج درجہ اول درجہ دوم و درجہ سوئم ہوتے ہیں۔ سول مقدمات سینئر سول جج صاحب کی عدالت میں داخل کئے جاتے ہیں جو مقدمات کی نوعیت کے حساب سے سول ججوں میں بانٹ دیتے ہیں بعض مقدمات وہ اپنی شنوائی کے لئے بھی رکھ لیتے ہیں جہاں تک عام مقدمات کا تعلق ہے وہ "بعدالت جناب سینئر سول جج صاحب...." دائر کئے جاتے ہیں تاہم فیملی کیس "بعدالت جناب سینئر سول جج صاحب بطور جج فیملی کورٹ......" داخل کئے جاتے ہیں۔ کورٹ فیس کی جگہ چھوڑ کر کیس کرنے والے کا نام و پتہ بطور مدعی نیچے بنام لکھ کر پھر مخالفین یا مخالف کے نام و پتے۔ اس کے بعد یہ لکھا جاتا ہے کہ دعویٰ کس نوعیت کا ہے۔ اور کس چیز کی ڈگری مانگی جا رہی ہے۔ پھر یہ لکھا جاتا ہے کہ مدعی عرض پرداز ہے یا مدعیان عرض پرداز ہیں اس کے بعد نمبروار حقائق و واقعات و جوہات درج کی جاتی ہیں ان کے بعد Prayer درج کی جاتی ہے کہ کیا حکم کیا جائے یا کیا ڈگری پاس کی جائے پھر مدعی یا مدعیان کے دستخط اگر وکیل کریں تو بذریعہ وکیل ان کے دستخط۔ سب سے آخر میں تصدیق کی جاتی ہے۔ جس کے الفاظ اس طرح ہوتے ہیں کہ مدعی یا مدعیان حلفاً بیان کرتے ہیں کہ جو کچھ پیراگراف نمبر ۱ تا....... لکھا ہے وہ میرے یا ہمارے علم و یقین کے مطابق درست ہے کوئی بات چھپائی نہیں گئی اور جو کچھ آخری تین پیراگراف میں لکھتے ہیں ان کے بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ وہ میری یا ہماری اطلاع کے مطابق درست ہیں۔ آخری تین پیراگراف حقائق کے بعد ایک پیرا Jurisdiction کے بارہ میں ہوتا ہے کہ اس وجہ سے اس عدالت کو سننے کا اختیار ہے دوسرے کہ کتنی کورٹ فیس لگنی چاہئے تھی آیا وہ لگا دی ہے یا نہیں تیسری بات یہ کہ دعوے کرنے کی Cause کب پیدا ہوئی یہ آخری تین پیراگراف فارمل بھی ہوتے ہیں مگر لازمی بھی۔ دعوے کے ساتھ پتہ کا فارم لسٹ دستاویزات فائل کردہ اور لسٹ دستاویز جس پر انحصار کرتے ہوں' طلبانہ وکالت نامہ لفافہ دستاویزات اور ایک کاغذ سفید حکم تحریر کرنے کے لئے۔ حکم اور نوٹس ہونے پر سمنات تنقیح طلب اور اگر حکم امتناعی کی درخواست شامل ہو اور اس پر نوٹس ہو تو نوٹس فارم داخل کرتے ہیں۔ اگر دونوں فریقین پرائیویٹ ہوں تو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو حکم امتناعی جاری کردے اگر حکم امتناعی سرکاری آفیسر کے خلاف جاری کرنا ہو تو نوٹس کم از کم ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے اور تعمیل لازم ہوتی ہے کہ وہ پیش ہونا چاہے تو بحث میں تاریخ والے دن حصہ لے سکے اور عدالت کو حقائق سے آگاہ کر سکے۔ اس روز جواب درخواست حکم امتناعی بھی داخل کرنا ہوتا ہے اصل مقدمہ میں تعمیل کے بعد پہلی تاریخ پر جواب دعوے داخل کرنا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات مخالف فریق تعمیل سے گریز کرتے ہیں ایسی صورت میں مدعی تعمیل کروانے والے کے ہمراہ چلے جاتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو تعمیل بذریعہ چسپانگی Beat of drum یا اشتہار اخبار کے ذریعہ کی جاتی ہے اس طرح دو چار تاریخیں گذر جاتی ہیں جو بعض اوقات مخالف فریق کے علم میں ہوتی ہیں یا تو وہ ایسے مواقع پر پیش ہو جاتے ہیں یا جب Ex-Party کارروائی کا علم ہو جائے تو آ کر درخواست دے دیتے ہیں کہ Ex-Party حکم کو توڑا جائے ان کو کارروائی کا علم نہ ہوا تھا اس لئے وہ پیش نہ ہوئے اور ساری کارروائی دراصل جعلی ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ مدعی جواب درخواست دیتے ہیں پھر فریقین کو شہادت کا موقع دیا جاتا ہے پھر بحث کی تاریخ اور پھر حکم کی تاریخ Ex-Party حکم ٹوٹنے پر یا علاوہ ازیں اگر مخالف فریق اس کارروائی سے پہلے پیش ہو جائے تو جواب دعویٰ کی تاریخ ملتی ہے پھر مدعی جواب الجواب داخل کرتے ہیں اور اس کے بعد تنقیحات بنائی جاتی ہیں۔ پھر مدعی سات روز کے اندر گواہان کی لسٹ پیش کرتے ہیں شہادت کے لئے کوئی سرکاری گواہ ہو تو اس کا خرچہ داخل کرتے ہیں کہ اسے عدالت طلب کرے پرائیویٹ گواہ ویسے ہی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مدعی کی شہادت کے بعد دوسرے فریق کی شہادت ریکارڈ کی جاتی ہے۔ Documents پیش کئے جاتے ہیں اور دونوں فریقین کی شہادت کے بعد بحث کی تاریخ رکھی جاتی ہے بحث کے بعد حکم کی تاریخ دی جاتی ہے۔ اس تمام کارروائی کے دوران مقدمہ کو طول دینے کے لئے حیلے بہانے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کبھی وکیل صاحب کہیں اور مصروف' کبھی کوئی درخواست جس پر اصل کارروائی رک کر کیس درخواست کے جواب کے لئے رکھ لیا جاتا ہے۔ پھر اس پر بحث پھر حکم۔ بعض اوقات سالہا سال تک کیس ختم ہونے کا نام نہیں لیتے اسی لئے کہتے ہیں کہ دیوانی مقدمات انسان کو دیوانہ کر دیتے ہیں جہاں تک ہو سکے مقدمات سے پرہیز کرنا چاہئے۔

فیملی کیس میں تعمیل ہونے پر فریقین کو خود پیش ہونا پڑتا ہے۔ جب عدالت صلح کرنے کے بارہ میں دریافت کرتی ہے اور صلح نہ ہو سکے تو کارروائی آگے چلتی ہے۔ ویسے ہی جواب دعویٰ۔ شہادت۔ بحث۔ فیصلہ۔ سول کیس میں لین دین کا معاملہ ہو تو دعویٰ تین سال کے اندر اندر ہونا چاہئے۔ رقم ۲۵۰۰۰ تک ہو تو کورٹ فیس نہیں لگتی اس سے زیادہ رقم ہو تو ساڑھے سات فی صد کے حساب سے۔ زیادہ سے زیادہ کورٹ فیس کی حد ۱۵۰۰۰ روپے ہے۔ فیملی کیس پر ۱۵ روپے کا کورٹ فیس لگانا ہوتا ہے۔ محض حقوق کی ڈگری یا حکم امتناعی دوامی پر کورٹ فیس نہیں لگتا عام درخواست پر دو روپے کا کورٹ فیس لگتا ہے۔

سمنات یا نوٹس خود داخل کرنا پڑتے ہیں طلبانہ فارم پر چار مدعا علیہم تک ایک روپیہ کا کورٹ فیس لگتا ہے جبکہ وکالت نامہ پر دو روپے کا۔ عدالت عالیہ میں درخواست پر ۵ روپے کا کورٹ فیس لگتا ہے۔ اور وکالت نامہ پر ۱۰ روپے کا۔

ایک لاکھ روپے سے زائد کی ڈگری ہو تو اپیل RFA سیدھی عدالت عالیہ میں دائر کی جاتی ہے درمیانی حکم کے خلاف ایسے ہی کیس میں عدالت عالیہ میں First Appeal from order FAO دائر کی جاتی ہے اس سے کم رقم ہو تو اپیل پہلے ڈسٹرکٹ کورٹ میں پھر اپیل یا نگرانی عدالت عالیہ میں۔ ایک لاکھ رقم سے کم رقم کے کیسوں میں اگر درمیانی حکم کے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی تو نگرانی ہو سکتی ہے جس کا اختیار ڈسٹرکٹ کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں کو برابر ہے اگر ایک عدالت میں نگرانی دائر کی جائے تو پھر دوسری عدالت میں نگرانی ایسے کیس میں نہیں کی جا سکتی۔ عدالت عالیہ کے بعد حتمی عدالت عدالت عظمیٰ ہے جہاں بعض کیسوں میں اجازت سے اور بعض کیسوں میں As of right اپیل ہوتی ہے بہرحال یہ وسیع مضمون ہے۔

فوجداری کیس جو مار دھاڑ قتل ڈاکہ چوری وغیرہ کے بارہ میں ہوتے ہیں ان کی رپورٹ پہلے پولیس میں درج کرواتے ہیں جسے FIR کہتے ہیں پولیس تفتیش کے بعد Through Proper channel متعلقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں بھجواتے ہیں۔ عدالت ملزمان کو طلب کر کے ان پر چارج لگاتی ہے اگر اپنا جرم مان لیں تو ملزم کو سزا ہو جاتی ہے ورنہ سرکار کو شہادت پیش کرنے کا حکم ہوتا ہے پھر ملزمان بھی اپنی صفائی میں گواہ پیش کر سکتے ہیں بحث کے بعد حکم سنایا جاتا ہے۔ ایسے کیس اگر پولیس درج نہ کرے تو استغاثہ سیدھا مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا جا سکتا ہے اسی طرح جن کیسوں میں پولیس کو انکوائری کرنے کا اختیار نہیں ہوتا وہ بھی سیدھے مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے جا سکتے ہیں جن کو اختیار ہوتا ہے کہ انکوائری کے لئے پولیس کو بھیج دیں یا خود انکوائری کریں ایسی صورت میں وہ پہلے استغاثہ کرنے والے کا بیان لکھیں گے اور سرسری شہادت ریکارڈ کریں گے اور Prima Facie کیس ثابت ہونے پر ملزمان کو طلب کر کے باقاعدہ کارروائی شروع کریں گے۔ فوجداری کیسوں میں اپیل سیشن کورٹ اور نگرانی عدالت عالیہ میں ہوتی ہے۔ عدالتوں میں اکثر اوقات ٹاؤٹوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے جو بعض اوقات لوگوں کو اپنے فائدہ کے لئے غلط راستوں پر ڈال دیتے ہیں۔ سول عدالتیں ہوں یا فوجداری انسان چکروں سے اکتا جاتا ہے مقدمہ ختم ہونے میں نہیں آتا پھر ایک عدالت سے دوسری اور دوسری سے تیسری عدالت۔ وقت اور پیسے دونوں ہی کا ضیاع ہوتا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ مقدمات سے انحراف کریں عدالتوں سے باہر ہی صلح

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔ امریکہ سے لکھتے ہیں:۔

خدا کرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔ خاکسار جلسہ لندن میں شمولیت کے بعد ۹۳-۸-۱۱ کو واپس آیا۔ لندن میں دو افسوس ناک خبریں سنکر طبیعت افسردہ رہی۔ محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کی وفات کا صدمہ ہی کچھ کم نہ تھا۔ سلسلہ عالیہ کی موجودہ نسل کے ایک قابل قدر عالم' حدیث' تاریخ اسلام کے خصوصی متبحر سکالر جو اپنی تحریر و تقریر کی لذت سے ہمیشہ مسحور کرتے رہے۔ بے حد اس عاجز کو ان کی دلکش تحریر سے حظ ملتا۔ ان کی وفات سے خاصا صدمہ ہوا۔ ازراہ مہربانی دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ آپ کے عزیز تھے۔ ان کے دیگر عزیزوں سے اگر آپ اس عاجز کی طرف سے تعزیت فرما سکیں تو عین عنایت ہوگی۔ خاکسار کے پاس ان کے ایڈریس نہیں۔ دوسرا صدمہ محترم برادرم چوہدری محمد شریف صاحب ایک جید عالم عربی زبان کے ماہر اور شروع سے آخر تک تربیتی و تعلیمی جدوجہد میں مصروف رہے۔ خاکسار کے کلاس فیلو تھے۔ آپس میں برادرانہ تعلق تھا۔ بہت لمبا عرصہ ملکر رہے۔ کام کیا۔ بیٹھے۔ ایک دوسرے سے رابطہ رہا۔ ان کی وفات سے بھی بہت صدمہ ہوا۔ ازراہ نوازش خود آپ بھی دلی تعزیت قبول فرمائیں اور ان کے دیگر اعزاء اور اقرباء سے بھی تعزیت فرمادیں۔ ممنون ہونگا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ سے تو ہر ہفتہ الفضل کے ذریعہ ملاقات ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت سے رکھے۔

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ امریکہ سے لکھتے ہیں

امید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بالکل بخیریت ہوں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ الفضل کے لئے خاکسار نے ازیں قبل ٹوسینی بچے کی ایک سٹوری بھجوائی تھی جو آپ نے ترجمہ کر کے شائع کی۔ الفضل کے لئے ۲ تراشے اور ارسال ہیں۔ امید ہے کہ فائدہ مند ہوں گے۔ ایک تو ٹوسینی فیملی ہی کے بارے میں ہے۔ یہ خبر ٹیکساس کے کیپٹل آسٹن کے ایک اخبار کی ہے جس کا نام ہے

AUSTON AMERICAN
STATES MAN
JULY 17 SATURDAY

میں شائع ہوئی ہے اور دوسری HOUSTON POST کی ہے عراق کے بارے میں ہے کہ کیا کیا اس ملک پر بیت رہی ہے۔

باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں بے حد ممنون ہوں گا۔ خاکسار الفضل سے ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور ادارہ سے مشعل راہ۔ آئمہ کرام کے ارشادات اور دیگر مختصر مگر جامع و مانع دینی معلومات پر مبنی ۲ صفحہ کا ایک فوٹوسٹیٹ بنا کر سب گھروں میں پہنچاتا ہے جس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ بلکہ بعض دوستوں نے بتایا کہ وہ کس قدر مفید ہے کہ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھاتے ہیں۔ آپ کی محنت شاقہ سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ میں جو بناکر بھیجتا ہوں اس کی دو نقول بھی آپ کے لئے ارسال ہیں۔ بذریعہ الفضل میں سب بھائیوں کی خدمت میں محبت بھرا اسلام اور دعا کی درخواست

بچوں کے لئے

عزیزہ شازیہ یونس ناصر آباد ربوہ سے لکھتی ہیں

حجاج بن یوسف طائف کے رہنے والے۔ خلیفہ عبدالملک کے مشیر اعلیٰ اور معتمد خاص تھے۔ ولید اور عبدالملک کے صحیح معنوں میں خیر خواہ تھے۔ بنو امیہ کی حکومت کو مستحکم بنانے میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ عبدالملک کی کامیابیوں میں حجاج کا بڑا ہاتھ تھا۔ اسلئے عبدالملک نے مرتے وقت اپنے بیٹے ولید کو وصیت کی تھی کہ بیٹا حجاج کی نہایت عزت کیجائے حجاج وفادار قابل اعتماد شخص تھے آپ نے سچے خادم کی حیثیت سے بنو امیہ کی خدمت کی۔ آپ کی قراءت سارے عرب میں مشہور تھی۔ آپ کا خاص کارنامہ قرآن پاک میں اعراب لگوانا تھا۔ سیاست سے پہلے آپ ایک عام مدرس تھے لیکن اپنی قابلیت سے عبدالملک بن مروان کے خاص مشیر بن گئے۔ حجاج باصلاحیت السان، اونچے درجہ کے خطیب اور عظیم جرنیل تھے ولید کے زمانے میں آپ نے زیادہ توجہ فتوحات کی طرف مبذول رکھی۔ اسی کیوجہ سے آپ کے بھتیجے محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان فتح کئے۔ ولید اپنے زمانہ میں ہر کام کا مشورہ حجاج بن یوسف سے لیا کرتا تھا۔ حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ وہ تین سال تک حجاز اور ۲۰ سال تک عراق کے گورنر رہے۔ آپ کا مرتبہ نائب سلطنت کے برابر ہے۔ حجاج بن یوسف سلطنت بنو امیہ کا ایسا ستون ہے جس کے بغیر اس عمارت کا کھڑا رہنا ناممکن تھا۔

اگر تم بدیوں سے بچنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو بدیوں سے نہ صرف بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی نصیحت کرو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

تیری ہر بات ہے طلسمانہ
پیار سے کہہ دیا ہے "دیوانہ"

بھولیں ہم کس طرح جفا تیری؟
تیرا انداز ہے جُدا گانہ

کیسے دُکھ میں پڑے ہیں ہم دونوں
غم سے چھلکا پڑا ہے پیمانہ

آج زوروں پہ پیاس تھی میری
جام میں بھر دیا ہے میخانہ

احمد منیب

چوہدری عبدالحمید

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور ڈاکٹر عبدالسلام

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جب کبھی کراچی تشریف لاتے تو اپنے دوست مکرم شجاعت حسنی صاحب گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ہاں قیام فرماتے۔ ایک مرتبہ جب حضرت چوہدری صاحب کراچی تشریف لائے تو میں نے اپنے والد صاحب کو حضرت چوہدری صاحب کی آمد کے بارے میں بتایا تو حضرت والد صاحب نے مکرم چوہدری صاحب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ خاکسار حضرت والد صاحب کو حسنی صاحب کی رہائش گاہ پر حضرت چوہدری صاحب سے ملاقات کرانے کی غرض سے لے گیا۔ دونوں بزرگ ہستیاں آپس میں باتیں کرتی رہیں۔ جب حضرت والد صاحب نے واپس جانے کے لئے اجازت چاہی تو ساتھ ہی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے عرض کیا کہ دعا کریں سلام کو نوبل پرائز ملے۔ یہ سنتے ہی حضرت چوہدری صاحب چند سیکنڈ خاموش رہے اور پھر فرمایا" یہ آپ ہر وقت کیا کہتے رہتے ہیں کہ سلام کو نوبل پرائز ملے سلام کو نوبل پرائز ملے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نوبل پرائز کی عزت ہوگی اگر وہ سلام کو ملا۔

مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی نظروں میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا یہ مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو صحت والی فعال زندگی عطا کرے اور خدا کرے وہ دوسرا نوبل انعام لینے میں بھی کامیاب ہوں۔

"جب تم بدی کو دیکھو تو بدی کی دشمنی تمہارے پیشِ نظر نہ رہے۔ بدی کو حسن میں تبدیل کرنا تمہارا مقصود بن جائے۔ یہ مضمون ذات سے شروع ہوتا ہے۔ جب تک آپ کی ذات میں (دینِ حق) کی روشنی لوگوں کو دکھائی نہ دے گی، دُنیا آپ کی باتوں کو کبھی قبول نہیں کرے گی۔ خدا نما بننے سے پہلے خود خدا کو اپنی ذات میں جلوہ گر کرنا ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ خدا سے تعلق۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور تصرف شاملِ حال نہ ہو دلوں کو جوڑا ہی نہیں جاسکتا۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۱۴ میں وجیہہ قریشی بنت طاہر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی مالیتی ۱۰۷۵/- روپے (۲) کلائی گھڑی مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ وجیہہ قریشی بنت طاہر احمد قریشی دارالرحمت وسطی ۲۶/۱ ربوہ حال مظفر گڑھ گواہ شد نمبر۱۔ محمود مجیب اصغر وصیت نمبر ۱۷۹۶۳ مظفر گڑھ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۶۳۴۰ مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۵ میں لبنیٰ جمیل زوجہ جمیل احمد (مربی سلسلہ) قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۱/۲ ۷ تولہ اندازاً قیمتی ۲۴۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰/- روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ لبنیٰ جمیل زوجہ جمیل احمد ۵/۱ معراج دین ٹرنک ساز محلہ رحمان آباد سٹریٹ عقب نیلم سینما چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد نمبر۱۔ جمیل احمد مربی سلسلہ ولد معراج دین وصیت نمبر ۲۵۴۹۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ شبانہ شیر ولد شیر محمد گوکھووالی تحصیل و ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۶ میں محمد اسلم رانا ولد احمد دین رانا قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ دس مرلے تعمیر شدہ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۴۰/- روپے ماہوار بصورت عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسلم رانا ابن احمد ولد احمد دین رانا پراچہ کالونی گلی شوکا ٹانگے والا شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ اعجاز احمد راسخ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ضیاء الدین شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۷ میں محمد ارشد قمر ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۲۴/۱۷ رہائشی خود علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو برقبہ دس مرلہ میرا حصہ ۱/۳ ہے میرے حصہ کی مالیت ۸ لاکھ روپے ہے۔ (۲) ویسپا سکوٹر ماڈل ۱۹۷۹ء قیمت ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ارشد قمر ولد حافظ محمد عبداللہ A-۱۲۴/۱۷ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالمالک وصیت نمبر ۲۰۹۶۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد وصیت نمبر ۲۰۹۳۲۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۸ میں عطیۃ القدوس بنت چوہدری خلیل احمد صاحب قوم جٹ چھینہ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عطیۃ القدوس ۱۱۳ نشتر پارک مغل پورہ روڈ لاہور ۱۵۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیل احمد لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک تبسم مقصود خان وصیت نمبر ۲۴۶۸۲۔

"سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ امتیازی تعلق قائم ہونا چاہیئے کہ ہر ضرورت کے وقت اور ہر خوف سے بچنے کی خاطر سب سے پہلے دھیان خدا تعالیٰ کا ذہن میں آئے اور بعد میں اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہو۔ اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہونے کے متعلق یہ نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ روحانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہوسکتے۔ دعا اصل ہے مگر جو ذرائع اس نے بنائے ہیں۔ جو اسباب کی دنیا اس نے تخلیق فرمائی ہے اس دنیا سے مستغنی نہیں ہوسکتے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منزہ راحت بنت نسیم احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مدثر احمد ابن محمد احمد
کراچی

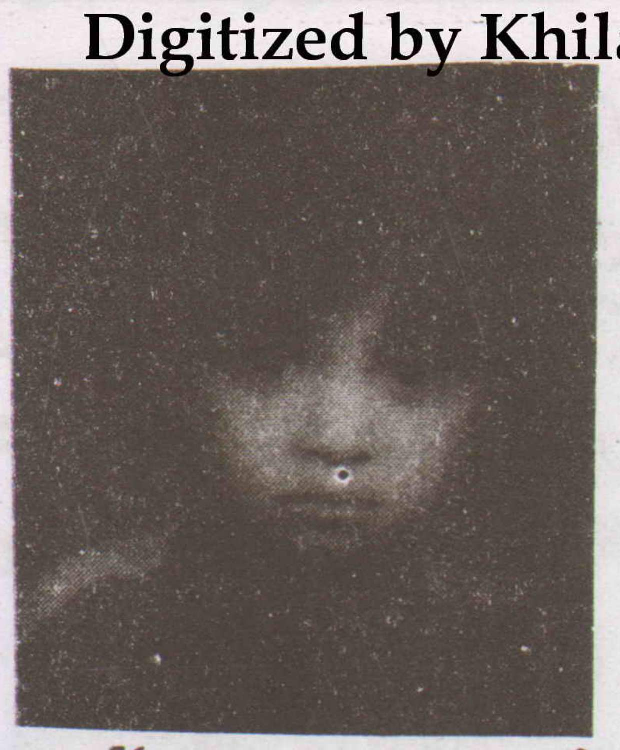

محمود احمد حسن ابن احمد بخش
ربوہ

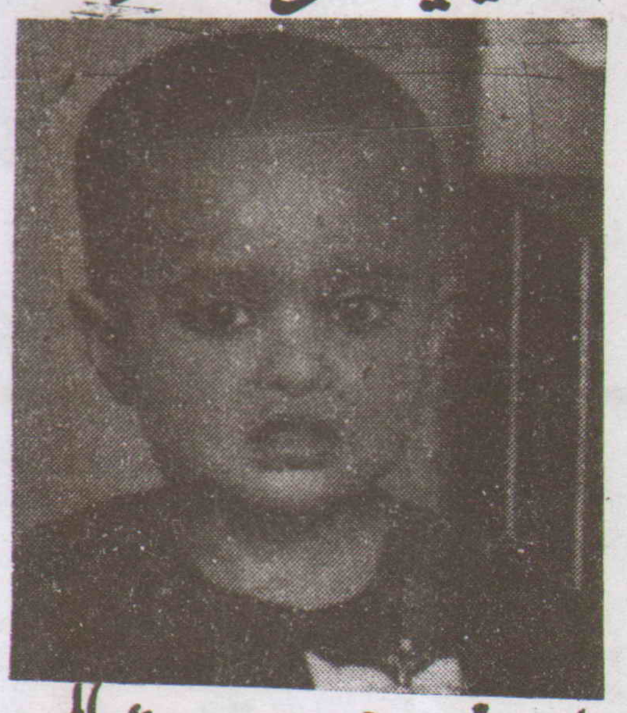

رابعہ انور بنت چوہدری عبدالمجید
انور ۔ جڑانوالہ

وقاص احمد ابن اشفاق احمد
وندر ضلع لسبیلہ بلوچستان

مدیحہ اشرف بنت اشرف شفیع
لاہور

حسیب یونس ابن مرزا محمد یونس
حیدر آباد (سندھ)

مبشر احمد ابن محمد یونس
ربوہ

علی باسل مسعود ابن طارق
مسعود علوی - کراچی

مدیحہ شہزادی بنت چوہدری
مشتاق احمد باجوہ۔ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ

عقیل احمد ابن محمد یوسف جٹ سرا
چک ۷-۱۱/۶ چیچہ وطنی

مصباح نورین بنت ملک محمد
ارشد - سرگودھا

خالد محمود ابن چوہدری منیر احمد کاہلوں
دہاروال ضلع شیخوپورہ

احمد فاران طاہر ابن محمد خورشید
قریشی - پنڈی دھوتراں ضلع گجرات

سلیمان احمد ابن محمد بخش
ربوہ

بقیہ: صہ۱

زیادہ نمایاں ہو جاتا۔ پھر یہ بھی چاہیئے کہ حالات کو دیکھ کر غور کیا جائے کہ کس رنگ میں کام کرنے کی ضرورت ہے (فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۴ء)

بقیہ: صہ۴

بھائی چارے کا راستہ ڈھونڈیں میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ فوجداری عدالتوں میں انسان زیادہ خراب ہوتا ہے اگرچہ سول عدالتوں میں بھی کم نہیں۔ کبھی وکیل صاحب موجود نہیں ایک پارٹی کے یا دوسری پارٹی کے، کبھی جج صاحب یا مجسٹریٹ صاحب رخصت پر یا میٹنگ میں کبھی اپنا گواہ نہیں کبھی دوسری پارٹی کا گواہ نہیں۔ عدالتیں انصاف کے لئے بنی ہیں مگر Procedure بہت لمبا ہے۔ باہر کے ممالک میں اکثر اوقات ایک ہی روز دونوں فریقین کو سن کر فیصلہ کر دیتے ہیں مگر ہمارے ملک میں ایک کیس کو بعض اوقات سالہا سال لگ جاتے ہیں کیا ہی اچھا ہو اگر ہمارے ملک میں بھی Procedure کم سے کم کر دیا جائے تاہم اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ لوگ ایماندار ہوں اور سچ کا راستہ اختیار کریں جو کچھ دل میں ہو وہی زبان پر ہو۔ چند ٹکوں کی خاطر گواہی دینے والے میسر نہ ہوں جج صاحبان بھی مقدمات کو طوالت دینے کی ہرگز اجازت نہ دیں۔

قتل کے مقدمہ کی بات رہ گئی۔ ایسے مقدمات پولیس تفتیش کے بعد افسران بالا کے ذریعہ مجسٹریٹ کی عدالت میں بھجواتی ہے قتل کا مقدمہ سننے کا مجسٹریٹ کو اختیار نہیں اس لئے وہ سیشن کورٹ بھجوا دیتے ہیں جو باری پر سیشن جج صاحب یا ایڈیشنل سیشن جج سنتے ہیں۔ ملزمان کو طلب کیا جاتا ہے۔ ان کو چارج شیٹ کیا جاتا ہے جو عام طور پر جرم سے انکار کرتے ہیں گواہی شروع ہونے سے کم از کم سات دن قبل ملزمان کو ان کے خلاف مواد کی کاپیاں فراہم کی جاتی ہیں۔

فوجداری مقدمات میں کسی بھی وقت اگر کیس نہ بنتا ہو۔ سرکار شہادت پیش کرنے میں دیر کر رہی ہو یا سزا ہونے کا کوئی چانس نہ ہو تو ایسی صورت میں بری کرنے کے لئے عدالت کو درخواست دی جا سکتی ہے۔ موت کی سزا ہو جائے تو حکم کی کاپی مفت ملتی ہے اور سات دن کے اندر اندر اپیل کرنی ہوتی ہے سول نگرانی کے لئے کوئی مدت نہیں جبکہ سول جج کی ڈگری کے خلاف ۳۰ دن کے اندر اپیل کرنا پڑتی ہے جبکہ عدالت عالیہ میں اپیل کرنے کی میعاد ۹۰ دن ہوتی ہے۔

خبریں

ربوہ: ۲۹۔ اگست۔ گرمی اور حبس کی کیفیت جاری ہے۔
آج ربوہ کا درجہ حرارت ۳۸ سینٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت کی جانب سے رازداری کا قانون بذریعہ آرڈی ننس ختم کئے جانے کے بعد بنکنگ کونسل نے قرضوں کے نادہندگان کے ناموں کا اعلان کردیا ہے اس میں یکم مارچ ۱۹۸۵ء کے بعد قرضے معاف کروانے اور ۳۰ جون ۱۹۹۳ء تک قرضے نہ دینے والوں اور کواپریٹو کے نادہندگان کے نام شامل ہیں۔ ان میں ملک کی دونوں بڑی سیاسی پارٹیوں کے کئی افراد شامل ہیں۔ آصف زرداری، حاکم علی زرداری، شہباز شریف، چوہدری شجاعت پرویز الٰہی، گوہر ایوب، ظفر اللہ جمالی وغیرہ بڑے بڑے نام شامل ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنا نام اور بیگم نصرت بھٹو کا نام نادہندگان کی فہرست میں شامل کرنے پر نگران حکومت پر سخت تنقید کی ہے اور اسے بینکوں کے ریکارڈ میں ردوبدل قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۳ء میں نواز شریف کے پاس ایک کروڑ روپے کے اثاثے تھے مگر اب ان کے پاس ۶ ارب روپوں کے اثاثے ہیں مگر اسے نادہند ظاہر نہیں کیا گیا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ۶ بڑے سیاستدان ڈیڑھ ارب روپے کے قرضے چند دنوں میں واپس کر دیں گے ان میں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں اطراف کے لیڈر شامل ہیں۔

○ نادہندگان کی جو فہرستیں شائع کی گئی ہیں ان میں درج کئی افراد نے اپنے نام قرضوں کی تردید کی ہے۔

○ ٹھٹھ میں مرتضیٰ بھٹو کی اہلیہ غنویٰ بھٹو کا شاندار استقبال ہوا۔ چار حلقوں سے مرتضیٰ بھٹو کے کاغذات جمع کرادئے ہیں۔ ان میں قومی اسمبلی کی ایک اور صوبائی اسمبلی کی تین نشستیں شامل ہیں۔

○ ملتان جیل میں قیدیوں نے بغاوت کردی پولیس نے باغی قیدیوں پر فائرنگ کردی جس سے ۱۲ قیدی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوگئے چھ پولیس والے بھی زخمی ہوگئے۔ پولیس اور قیدیوں کے درمیان گولیوں اور پتھراؤ کا تبادلہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب ساری رات جاری رہا۔ انتظامیہ اور قیدیوں کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے بعد پولیس نے فائرنگ کی زخمیوں کی وجہ سے نشتر ہسپتال ملتان میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔

○ قرض نادہندگان کے اعلان کے بعد اب حکومت رشوت خور ملازمین کے خلاف گرینڈ آپریشن شروع کررہی ہے۔ وفاقی تحقیقاتی اداروں میں ایک خصوصی اینٹی کرپشن ونگ قائم کردیا گیا ہے۔

○ نکیال سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک معلمہ شہید ہوگئی۔ معلمہ اپنے سکول کی کھڑکی بند کررہی تھی کہ گولی اسے آلگی۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے حلقہ ۹۵ لاہور سے نواز شریف کو چیلنج کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس حلقے میں صرف ۲ لاکھ خرچ کروں گا اور نواز شریف کو حلقہ کی گلیوں میں ۹۵ کروڑ روپے بچھانے پر مجبور کردوں گا۔

○ چوہدری شجاعت حسین، ملک مجید نے نادہند ہونے کی تردید کی ہے۔

○ مسلم لیگی ذرائع کا کہنا ہے کہ ہمارے ۵ فیصد امیدوار بھی متاثر نہیں ہونگے۔

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کا اصل روپ سامنے آگیا ہے اب وہ عوام کو کیا منہ دکھائیں گی۔ وہ ہر وقت چور چور کا شور مچاتی تھیں اب ان کی اپنی چوری ظاہر ہوگئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری نے جو کاغذات نامزدگی جمع کروائے ہیں ان کے ساتھ بنکوں کے این او سی لگائے گئے ہیں جن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ انہوں نے بنکوں سے کوئی قرضہ نہیں لیا۔

○ سٹیٹ بنک نے حکومت پنجاب کو ادائیگیاں روک دی ہیں۔ نیشنل بنک نے بھی سٹیٹ بنک کے حکم پر تنخواہوں کے چیک روک لئے۔ سٹیٹ بنک کا موقف ہے کہ اس سے پہلے بھی بھاری اوورڈرا دیا جاچکا ہے۔

○ وزیراعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کا تعلق دفاع اور ترقی سے ہے۔ اس بارے میں امریکی ہدایت قبول نہیں کریں گے۔ نگران حکومت اپنی میعاد میں ایک دن کا بھی اضافہ نہیں چاہتی۔ انتخابات ملتوی کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بنکوں کو کہا گیا ہے کہ نادہندگان کی فہرستیں بلا تخصیص جاری کریں حکومت کو دکھانے کی ضرورت نہیں۔ کسی کو الیکشن میں نااہل قرار دینا حکومت کا نہیں بلکہ الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹے کی قیمت میں ایک سال تک اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ آئندہ سال گندم درآمد کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ نواز شریف اپنے والد کے ہمراہ کل سعودی عرب روانہ ہونگے جہاں وہ عمرہ ادا کریں گے۔

○ اصغر خان اور نواز شریف نے ایک نشان کے تحت انتخابی مہم چلانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

○ آصف زرداری نے ۱۷ لاکھ روپے جمع کروادئے ہیں۔ ان کے ذمے قرض اب ادا ہو گیا ہے۔

○ لاہور فیصل آباد مسافر ٹرین میں ڈکیتی سے ٹھیکیدار کا کیشیئر ہلاک ہوگیا۔

○ پیپلز پارٹی نے انتخابات کے لئے جو نعرہ دیا ہے وہ یہ ہے۔ روٹی کپڑا اور امن وامان۔ مانگ رہا ہے پاکستان۔

○ سپاہ صحابہ مسلم لیگ یا پیپلز پارٹی کسی سے اتحاد نہیں کرے گی۔

○ منشیات کے ۱۶ بڑے سمگلروں کو امریکہ کے حوالے کردیا جائے گا۔ ۱۱ گرفتار شدگان کو اڈیالہ جیل منتقل کردیا گیا ہے۔ ۵ کو جلد گرفتار کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ نگران حکومت نے ٹی وی پر سیاسی جماعتوں کو وقت دینے کا انتظام کرلیا ہے۔

○ نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے اگر میں بھاری اکثریت سے انتخابات میں کامیاب نہ ہوا تو سیاست چھوڑ دوں گا۔

○ الطاف حسین اور مرتضیٰ بھٹو انتخابات کے بعد پاکستان آئیں گے۔

○ بھارت نے کشمیر کے مسئلے پر امریکی ثالثی قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔

○ سری لنکا میں فوج اور باغیوں میں شدید جھڑپوں میں ۲۷۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ سنگاپور میں نئے انتخابات میں سابق وزیر اعظم دوبارہ منتخب ہوگئے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹینچرز، پوٹنسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔
شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

فرج - فریزر - کوکنگ رینج - گیزر واشنگ مشین - ہیٹر کے لئے
احمد برادرز
شہناز پلازا چاندنی چوک راولپنڈی فون - 420958 - 841045

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پرامید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
ہوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558

218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔